103654 ـ آستینوں والا عبایا پہننے کا حکم

سوال

مارکیٹ میں سر کے اوپر رکھ کر زیب تن کیا جانے والا عبایا موجود ہے، لیکن آستینوں والی عبایا پہننے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو یہ عبایا کھلا اور سارے جسم کو چھپائے، اور نہ تو نیچے والے ظاہر کرے، اور نہ ہی اس کے حکم کو واضح کرے، اور نہ ہی فی ذاتہ خوبصورت اور زینت ہو تو اسے زیب تن کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اس کا آستینوں والا ہونا کوئی نقصاندہ نہیں.

عورت کے لیے لباس کس طرح کا ہونا اور شرعی لباس کیا ہے یہ معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (6991) کے جواب کا مطالعہ کریں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ان آخری ایام میں عورتوں کے ہاں ایسی عبایا آئی ہے جو آستنیوں والی اور تنگ ہے، اور ان آستینوں پر کڑھائی وغیرہ بھی ہے، اور اسی طرح کچھ عبایا ایسی بھی ہیں جس کی آستین میں ایك طرف بالکل شفاف ہے، آپ ان اشیاء کے بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" ہم کہتے ہیں کہ: ہمارے پاس ایك اہم قاعدہ اور اصول ہے کہ: لباس، کھانے پینے اور معاملات میں اصل حلت ہے، اور یہ حلال ہیں، اور کسی کے لیے بھی اسے بغیر کسی دلیل کے اسے حرام کرنا حلال نہیں اگر اس کی حرمت کی نص ملے تو حرام ہے.

جب ہمیں اس قاعدہ کا علم ہو گیا جس پر کتاب و سنت دلالت کرتے ہیں، تو ان امور میں سے ہر وہ چیز جسے اللہ تعالی نے حرام نہیں کیا وہ حلال ہے، اصل یہی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا فرمایا ہے البقرۃ (29).

اور ایك مقام پر ارشاد ربانی ہے:

کہہ دیجئے کہ کون ہے جس نے اللہ تعالی کے پیدا کئے ہوئے اسباب زینت کو، جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے، اور کھانے پینے کی حلال چیزوں حرام کیا ہے الاعراف (32).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا ہے، اور سود کو حرام کیا ہے البقرۃ (275).

تو ان امور میں سے جو اللہ تعالی نے حرام نہیں کیں وہ حلال ہیں یہی اصل ہے، لیکن جس کے متعلق شریعت میں حرمت کی دلیل آئی ہے، مثلا مردوں کے لیے سونا حرام ہے، اور مردوں کے لیے ریشم حرام ہے مگر جو اس سے مستثنی ہے، اور اسی طرح سلوار قیمص اور کپڑا، اور عبایا مردوں کے لیے ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی حرمت، یا اس طرح کی دوسری اشیاء.

تو جب ہم اس مسئلہ کو اس پر فٹ کریں جو ان آخری ایام میں پیدا ہوا ہے کہ یہ جدید اور نئی عبایا کو اس قاعدہ اور اصول پر فٹ کریں تو ہم کہینگے:

اصل تو یہ حلال ہیں، لیکن اگر یہ عبایا التفات نظر یا فتنہ کا باعث بنیں، کیونکہ کڑھائی ہونے کی بنا پر نظریں اس کی طرف اٹھتی ہیں تو پھر ہم اس سے منع کرینگے، اس لیے نہ کہ فی ذاتہ جائز نہیں، لیکن اس کی نتیجہ میں جو فتنہ اور خرابی پیدا ہو اس کی بنا پر.

اور اسی طرح اگر فرض کریں کہ عورتیں اس شکل کی عبایا تیار کر لیں جو مردوں کی عبایا کی طرح ہو تو بھی اس سے منع کیا جائیگا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، اور عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر بھی لعنت کی ہے، تو ان عبایا کے متعلق ہم یہ کہینگے: اصل میں تو یہ حلال ہیں جب تك ہمیں اس میں کوئی فتنہ یا التفات نظر کا علم نہ ہو جائے، اگر ایسا ہو تو پھر اس سے منع کیا جائیگا " انتہی.

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (17 / 46).

اور ایك دوسری جگہ پر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ آستینوں و الی عبایا کے متعلق کہتے ہیں:

" عبایا کے مسئلہ میں یہ ہے کہ: اگر تو یہ عبایا جسم اور بدن کے حجم کو واضح نہ کرے تو اس میں کوئی حرج

نہیں....

اور عبایا کے متعلق یہ ہے کہ: بلا شك پہلی عبایا جس میں آستین نہیں، جو عورت کے سارے جسم کو چھپائے، اور کوئی حصہ بھی ظاہر نہ ہو تو یہ اس دوسری سے بہتر ہے، لیکن اس کی حرمت کے لیے کسی واضح چیز کی ضرورت ہے، یعنی: واضح دلیل کی محتاج ہے " انتہی.

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (15 / 141).

واللہ اعلم .